© rasailojaraid.com

جناب عبدالرشید عراقی

تذکرۃ المحدّثین

امام دارقطنی

ولادت ۳۰۶ھ وفات ۳۸۵ھ

نام علی بن عمر بن احمد کنیت ابوالحسن

۳۰۶ھ میں بغداد کے محلہ دارقطن میں پیدا ہوئے۔ اسی کی نسبت سے دارقطنی کہلائے

اساتذہ و شیوخ:

اساتذہ و شیوخ کی فہرست طویل ہے۔

بعض مشہور اساتذہ و شیوخ کے نام درج ذیل ہیں:

قاضی ابراہیم بن حماد، ابوبکر بن ابی داؤد سجستانی، ابوعلی محمد بن سلیمان مالکی، ابوطالب احمد بن نصر۔

تلامذہ:

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔

بعض مشہور تلامذہ یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن محمد برقانی، ابوحامد اسفرائنی، ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیاء، ابوعبداللہ حاکم صاحب المستدرک، حافظ منذری صاحب ترغیب و ترہیب وغیرہ۔

طلب حدیث کے لیے سفر:

امام دارقطنی کو علم و فن خصوصاً حدیث نبوی سے غیر معمولی شغف تھا۔ اس لیے اس کی تحصیل کے لیے بغداد، کوفہ، بصرہ، واسط اور مصر کا سفر کیا اور ان مقامات پر نامور علمائے حدیث سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اکتساب فیض کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

علمی مرتبہ:

حفظ و ضبط، ثقاہت و عدالت میں بے نظیر تھے۔ اور علمائے سیر و رجال نے ان کی ثقاہت و عدالت اور حفظ و ضبط کا اعتراف کیا ہے اور ان کو الحافظ الکبیر، الحافظ المشہور اور حافظ الزمان کے القاب سے یاد کیا ہے۔

دیگر علوم:

حدیث آپ کا خاص موضوع تھا۔ اس کے علاوہ تفسیر، فقہ، اصول فقہ، ادب، لغت، عربیت اور تاریخ کے ماہر تھے۔ علل اور اسماء الرجال میں آپ کے پایہ کا اور کوئی محدث نہیں گزرا۔ جرح و تعدیل کے فن میں امام تھے۔ ان کا شمار مشہور نقادانِ حدیث میں کیا جاتا ہے اور ائمہ فن نے ان کے اس کمال کا اعتراف کیا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ:

"امام کی عظمت دیکھنی ہو تو ان کی علل کا مطالعہ کرو" (تذکرۃ الحفاظ)

امام ابوبکر خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ:

"احادیث و آثار، علل حدیث، اسماء الرجال اور احوال رواۃ کا علم ان پر ختم ہو گیا تھا۔" (تاریخ بغداد)

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"احادیث پر نظر اور علل و انتقاد کے اعتبار سے وہ نہایت عمدہ تھے اور اپنے دور میں فن اسماء الرجال علل و جرح و تعدیل کے امام اور فن درایت میں مکمل دستگاہ رکھتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ)

امام صاحب کی شہرت کا سبب بھی روایت و درایت میں مہارت اور علل کی معرفت کی وجہ سے ہے اور علمائے سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ:

"وہ حدیث میں یکتائے روزگار، عجوبہ دہر اور امام فن تھے اور صحیح معنوں میں امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

زہد و ورع:

زہد و ورع اور تقوے میں بے مثال تھے اور دین کے معاملہ میں کسی مصلحت، نرمی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مداہنت کو پسند نہیں کرتے تھے۔

وُہ بڑے صحیح العقیدہ تھے۔ مذہبی اور اعتقادی مسائل میں ان کا مسلک وہی تھا جو اہل سنت والجماعت کا ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ:

"وُہ فہم وفراست، حفظ وذکاوت، صدق و دیانت اور ثقاہت وعدالت وغیرہ اوصاف کی طرح صحت اعتقاد اور سلامتی مذہب سے بھی متصف تھے۔"

(تاریخ بغداد، ج ۱۲ ص ۳۴)

وفات:

۸ر ذی قعدہ ۳۸۵ھ کو ان کی وفات ہوئی اور آپ کے مشہور شاگرد امام ابوحامد السفرائنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

تصنیفات:

امام صاحب کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ کی تصانیف زیادہ تر حدیث اصول حدیث اور رجال کے موضوع پر تھیں مگر اب زیادہ تر نایاب ہیں۔ یہاں آپ کی مشہور کتاب سنن دارقطنی کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ سنن دارقطنی آپ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔

سنن دارقطنی کی اہمیت اور کتب حدیث میں اس کا درجہ:

صحاح ستہ کے بعد جو کتابیں شہرت وقبول اور وثوق واعتبار کے لحاظ سے ممتاز اور اہم مانی جاتی ہیں۔ ان میں سنن دارقطنی کا نام بھی آتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس کو صحاح ستہ کے ہم پایہ قرار دیا ہے۔

صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:

"فنِ حدیث میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر علمائے سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ قرآنِ مجید کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور معتبر کتاب صحیح بخاری ہے، پھر صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک ہیں۔ اس کے بعد امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی کی کتابوں اور مشہور مسانید کا درجہ ہے۔

(کشف الظنون ج ۱ ص ۴۲۶)

صحاح ستہ میں تمام حدیثوں کا حصر واستقصاء نہیں ہے۔ ان کے علاوہ جو کتابیں صحیح اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مستند حدیثوں کے لیے مشہور خیال کی جاتی ہیں۔ ان میں سنن دارقطنی کا نام سرفہرست ہے۔

علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں:

"صحیحین پر وہ صحیح اضافے مقبول ہیں جن کو امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ اور دارقطنی وغیرہ میں سے کسی نے اپنی مشہور و معتبر کتاب میں بیان کیا ہو، اور اس کی صحت کی تصریح کی ہو" (مقدمہ ابن صلاح ص ۱۱)

یہی خیال علامہ نووی اور امام سیوطی کا بھی ہے اور انہوں نے صحاح اور مستند کتب حدیث کی طرح سنن دارقطنی کی حدیثوں کی بھی تخریج کی ہے۔ (تدریب الراوی ص ۳۰، ۳۱)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے سنن دارقطنی کو حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شمار کیا ہے۔ (عجالہ نافعہ ص ۵)

مگر اس میں ایک گونہ خصوصیت ضرور ہے کہ امام نووی اور سیوطی نے مصنفین صحاح ستہ کے بعد جن سات نامور محدثین کی تصنیفات کو عمدہ جامع اور نفع بخش بتایا ہے ان میں امام دارقطنی کا نام سرفہرست آتا ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۱۹۲، تدریب الراوی ص ۲۰)

سنن دارقطنی چوتھی صدی ہجری کی ایک ایسی مشہور کتاب ہے جو بعض حیثیتوں سے صحاح ستہ کے بعد سب سے اہم کتاب ہے۔"

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"دارقطنی کی سنن اس فن کی بہترین کتاب ہے۔" (البدایہ والنہایہ ج ۱۱ ص ۳۱۷)

سنن کی خصوصیت:

امام دارقطنی فن جرح و تعدیل کے امام تھے۔ علل اور رجال حدیث پر ان کی نظر بڑی گہری تھی اس لیے سنن نقد و جرح کے متعلق اقوال کا عمدہ اور مفید ذخیرہ ہے امام دارقطنی نے حدیثوں کے اکثر طرق اور اسانید بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر مفصل کلام کرکے ان کی قوت و ضعف کا فیصلہ حدیث کے درجہ و مرتبہ کا تعین، اس کے حسن، صحیح، مرفوع، مسند یا ضعیف و سقیم، موقوف، مرسل، غریب اور منکر ہونے کی تصریح اور ایک قسم کی متعدد حدیثوں میں مرجح اور اصح مافی الباب کی نشاندہی کی ہے۔ راویوں اور حدیثوں کے بیان کے فرق و اختلاف کی کمی بیشی، متابعت و عدم متابعت اور راوی کے متروک، مجہول، منکر، غیر ثابت، واضع، کذاب، سئی الحفظ، مضطرب الحدیث اور ناقابل حجت ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا ثقہ وثابت قوی وحجت اور عادل وضابط ہونے کی تصریح، ان کے تفرد، دوسرے سے عدم ملاقات وعدم سماع، شک، اضطراب، اختلاط اور حدیث کے متن یا سند میں وہم و خطا پر مفصل کلام کیا ہے اور اس بارہ میں اہل علم اور ارباب فن کے اقوال بھی بیان کیے ہیں اس طرح جامع ترمذی کی طرح اس سے بھی حدیث کا صحیح، حسن اور ضعیف ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن صلاح نے اس کی خصوصیت کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"ونص الدارقطني في سننه على كثير من ذلك" (مقدمہ ابن صلاح ص ۱)

"امام دارقطنی نے سنن میں اکثر حدیثوں کے حسن یا ضعیف ہونے کو واضح کر دیا ہے"

اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ امام صاحب نے راوی کے نام و کنیت، بلاد و اماکن اور بعض مشکل وغریب الفاظ کی وضاحت اور تفسیری تشریح بھی کی ہیں۔

سنن کے حواشی، تعلیقات اور زوائد:

سنن دارقطنی کے ساتھ علمائے فن کے شغف و اعتناء سے بھی اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

علامہ بغوی، حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام سیوطی رحمہم اللہ تعالیٰ نے سنن دارقطنی کی اپنے اپنے وقت میں خدمت کی ہے۔

ممتاز اہل حدیث عالم حضرت مولانا ابوالطیب شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی صاحب عون المعبود فی شرح ابی داؤد (م ۱۳۲۹ھ) نے سنن دارقطنی کی مختصر شرح اور "تعلیق المغنی" شرح دارقطنی کے نام سے لکھی ہے جو سنن کے ساتھ حاشیہ میں چھپی ہے۔ اس میں حدیثوں کی تحقیق و تنقید، ان کے علل، مصالح، مطالب اور بعض مشکل مقامات کو حل کیا گیا ہے اور ائمہ فقہ واجتہاد کے مذاہب و مسالک، راوی کے ناموں، کنیتوں اور بلاد و اماکن کی وضاحت اور لغوی و تفسیری مباحث پر بھی ان فنوں کی اہم کتابوں کے حوالہ سے بقدر ضرورت گفتگو کی گئی ہے۔ حواشی کے ابتداء میں سنن اور صاحب سنن کا تعارف، اس کے نسخوں اور مؤلف کتاب تک اپنی سند کا سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔

(ہندوستان میں علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۴۵)

© rasailojaraid.com